کی سیاحت کی تھی اور ہند کی تاریخ پر "تاریخ الہند" نامی کتاب بھی تحریر فرمائی تھی۔ جس میں انہوں نے ان کی دوسری رسومات کے ساتھ یہ بھی بتایا ہے کہ میت کے نام پر وہ گیا رھویں بھی پکاتے تھے (ملاحظہ ہو تاریخ ہند ص ۲/۱۸)

اس لئے ہمارے نزدیک یہ انداز صرف بدعت ہی نہیں، قوم ہندو کی نقالی بھی ہے۔ باقی رہا اس میں غریبوں کا بھلا، اگر کوئی اس نیت سے کرتا ہے تو بھی کیا یہ ضرور ہے کہ بدعات کے ناتواں دوش پر سوار کرکے ہی کیا جائے؟ ویسے غریبوں کی مدد کیوں نہیں کی جاتی؟ —— اس کے علاوہ کیا غریبوں کو بھوک و پیاس کیا رھویں سے پہلے یا بعد لاحق نہیں ہوتی؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تو مبارک عادت تھی کہ فاقہ کے دنوں میں بھی دودھ آگیا ہے تو بھوکے صحابہؓ کو پہلے دیا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ بھوک سے نڈھال پڑا تھا، حضورؐ کا گذر ہوا تو مسکرائے، پھر فرمایا، میرے ہمراہ چلو، گھر پہنچے تو دودھ کا ایک پیالہ دیکھا جو بطور ہدیہ کے آیا تھا، آپؐ نے فرمایا، اصحابِ صفہ کو بلا لاؤ چنانچہ بلا کر مجھے حکم ہوا کہ "یہ ان کو تقسیم کر دو" (ترمذی)

صرف دودھ نہیں، اگر ضرورت ہوئی تو دودھ کا جانور ہی پینے کو دے دیا، بھوک کے مارے حضرت مقدادؓ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ حضورؐ کے پاس گئے، آپؐ نے اپنی تین بکریاں دکھا کر فرمایا کہ ان کا دودھ پیا کرو:

"فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتلبوا ھذا اللبن بیننا قال فکنا نحتلب فیشرب کل انسان منا نصیبہ" (مسلم ص ۲/۱۸۴)

دوسروں سے بھی اس کی سفارش فرمائی تاکہ دودھ پینے والا جانور لوگوں کو دیں:

"من منح منحۃ ۔۔۔۔ فان لہ مثل عتق رقبۃ" (ترمذی ص ۲/۱)

بلکہ فرمایا، "دودھ دینے والی اونٹنی یا بکری پینے کو دینا عمدہ صدقہ ہے" (مشکوٰۃ باب فضل الصدقہ)

—— راہِ خدا میں دودھ ہی دینا ہے تو اوپر کی مثالوں کا اتباع کیجئے! گھر کا دودھ نہیں ہے تو کہیں سے آیا ہوا کسی مستحق کو دیجئے۔ اگر طاقت ہے تو صرف دودھ نہیں، دودھ والا جانور بھی کبھی غریبوں کو دیا کریں۔ ارواح ہی دینی ہے تو ان مستحق اہلِ فیور کی ارواح دیں جن کی آخرت خطرے میں ہے۔ جو مبارک لوگ تھے، ان ہی کی ارواح دیتے رہنا ایک سرمایہ دارانہ ذہنیت ہے۔ پھر مخصوص چیز کے دینے پر اصرار کرنا کوئی دین نہیں اوہام پرستی ہے۔ اگر نذر دینا ہے تو خدا کے حضور پیش کیجئے۔ کیونکہ نذر و نیاز اسی کے حضور پیش کرنا دین اور عبادت ہے۔